بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیو مسلم اپنے فوت شدہ غیر مسلم والدین اور رشتہ داروں کے لیے کیا کر سکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک نیو مسلم کا سوال ہے کہ کیا میں اپنے غیر مسلم والدین کی قبر پر جا سکتا ہوں اور ان کے لیے دعا کر سکتا ہوں؟ فوت شدہ والدین اور رشتہ داروں کے لیے میں کیا کیا کر سکتا ہوں؟

جواب

والدین اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک ایسی عظیم نعمت ہے، جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ شریعتِ اسلامیہ میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، ادب اور خدمت کو نہایت تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ حتّٰی کہ کافر والدین کے ساتھ بھی دنیاوی اعتبار سے حسنِ سلوک کی تعلیم دی گئی ہے، فوت ہونے کے بعد مسلمان والدین اور رشتہ داروں کے لیے دعائے مغفرت کرنے، صدقہ وخیرات واعمال صالحہ کا ثواب ایصال کرنے اور ان کی قبروں پر جانے کا حکم دیا گیا ہے، لیکن یہ حکم ان کے لیے ہے جن کا ایمان کی حالت میں انتقال ہوا ہو۔ کافر والدین یا ایسے رشتہ داروں کے مرنے کے بعد ایسا کوئی حکم نہیں ہے کہ ان کے لیے مغفرت یا، اس سے متعلقہ امور جیسے جنت میں داخل ہونے کی دعا وغیرہ کرنا، ناجائز وحرام، بلکہ کفر ہے۔ نیز ان کی قبر کی زیارت کو جانا، وہاں جا کر کھڑے ہونا، پھول چڑھانا وغیرہ، یہ سب کام بھی ناجائز اور ممنوع ہیں۔

البتہ کفر کی حالت میں مرنے کے بعد والدین وغیرہ رشتہ داروں کے لیے بلحاظ قرابت غسل و کفن دفن کرنا، جائز ہے، یہ بھی تب جب ان کے غیر مسلم رشتہ دار یا ہم مذہب لوگ میت لینے سے انکار کریں، ورنہ پہلے انہی کے حوالے کیا جائے۔ اور اگر وہ نہ کریں تو پھر خود کر لیں لیکن اس میں بھی غسل و کفن دفن کے لیے مسلمانوں والا مسنون طریقہ اختیار نہ کیا جائے بلکہ صرف پانی بہا کر صاف کیا جائے، معمولی کپڑے میں ستر ڈھانپ کر سادہ گڑھے میں دفن کر دیا جائے۔

ایسی جگہ غیر مسلم رشتے داروں کے ساتھ بہت بڑی خیر خواہی یہ ہے کہ فوت ہونے والے کی اولاد اور دیگر رشتے داروں کو اسلام کی دعوت دے تاکہ وہ ہمیشہ کی جہنم سے بچ سکیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ وَّ اتَّبِـعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ(15)﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور اگر وہ دونوں تجھ پر کوشش کریں کہ تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں

اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل پھر میری ہی طرف تمہیں پھر کر آنا ہے تو میں تمہیں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔ (القرآن، پارہ 21، سورۂ لقمان، آیت: 15)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "دین اسلام میں والدین کی خدمت کرنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو ایک
خاص اہمیت دی گئی ہے اور اس سے متعلق مسلمانوں کو خصوصی احکامات دیئے گئے ہیں حتّٰی کہ کافر والدین کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے، ان کی خدمت کرنے، ان کی طرف سے پہنچنے والی سختیوں اور نازیبا باتوں پر برداشت کا مظاہرہ کرنے اور ان پر احسان کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔" (صراط الجنان، جلد 7، صفحہ 492، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کافر کے لیے مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (113)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: نبی اور ایمان والوں کے لائق نہیں کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں، اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں، جبکہ ان کے لیے واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ (پارہ 11، سورۃ التوبۃ، آیت 113)

صراط الجنان میں ہے: "بے شک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے عظیم مرتبے، آہ وزاری اور برداشت کی صِفات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے کافر چچا کے لیے استغفار کی دعا کرنے سے منع کر دیا تو جس میں یہ باتیں نہ ہوں اسے تو بدرجہ اَولیٰ اپنے کافر والدین کے لیے استغفار کی دعا کرنا منع ہے۔" (صراط الجنان، جلد 04، صفحہ 251، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

ردالمحتار میں ہے: "ان الدعاء بالمغفرۃ للکافر کفر" ترجمہ: کافر کے لیے بخشش کی دعا کرنا کفر ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، ج 2، ص 288، مطلب فی الدعاء المحرم، کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کافر کے لیے دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کفرِ خالص و تکذیبِ قرآنِ عظیم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 228، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی (جنّتی) کہے، وہ خود کافر ہے۔" (بہار شریعت، حصہ 1، ج 1، ص 185، مکتبہ المدینہ، کراچی)

تفسیر نعیمی میں ہے: "مُردہ کافر و منافق کو مرحوم کہنا یا رحمۃ اللہ یا رضی اللہ عنہ کے القاب دینا یا ان کے لیے ختمِ قرآن مجید کرنا، ان کی فاتحہ، قُل وغیرہ کرنا حرام ہے۔۔۔ کافر و منافق کی قبر کی زیارت کرنا وہاں پھول چڑھانا وہاں فاتحہ پڑھنا۔ کسی ہندو کی سمادھی پر پھول وغیرہ ڈالنا حرام ہے۔ ملخصا" (تفسیر نعیمی، ج 10، ص 475، 476، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، لاھور)

قبر کی زیارت کو جانا، وہاں جا کر کھڑے ہونا، پھول چڑھانا وغیرہ، یہ سب کام بھی ممنوع ہیں، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ(84)﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے۔" (پارہ 10، سورۃ التوبۃ، آیت 84)

اس آیت کی تفسیر میں شیخ احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ھذہ الآیۃ صریحۃ فی انہ لا یجوز الصلاۃ علی الکافر بحال۔۔۔ ولا تقف علی قبرہ للدفن او الزیارۃ، ملخصا" ترجمہ: یہ آیت اِس حکم میں صریح (واضح) ہے کہ کافر پر کسی بھی حالت میں نمازِ جنازہ ادا کرنا، جائز نہیں اور اس کی قبر پر دفن یا زیارت کے لیے نہ کھڑا ہو۔ (التفسیرات الاحمدیہ، ص 471۔472، پشاور)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: "اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کافر مر جائے تو مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کے مرنے پر نہ اس کے لیے دعا کرے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑا ہو۔۔۔ اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔۔۔ جب کوئی کافر مر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہیے کہ بطریق مَسنون غسل نہ دے بلکہ اس پر پانی بہا دے اور نہ کفن مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے اس کا ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے اور نہ بطریقِ سنت قبر بنائے، صرف گڑھا کھود کر اندر رکھ دے۔" (صراط الجنان، جلد 4، صفحہ 199، 200، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "قبرِ کافر کی زیارت حرام ہے اور اسے ایصال ثواب کا قصد کفر، "قال اللہ تعالی: (و لا تقم علی قبرہ) وقال تعالی: (و ما لہ فی الاٰخرۃ من خلاق) وقال تعالی: (ان اللہ حرمھما علی الکافرین)" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی قبر پر کھڑے بھی نہ ہونا۔ اور فرمایا: اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور فرمایا: بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 533، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 22 رمضان المبارک 1447ھ/12 مارچ 2026ء